

نور افشاں



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

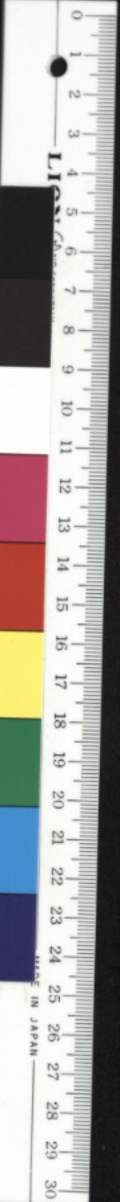
قیمت سالانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۲ جلد ۱۲ | لودیانہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۸۴ | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

بیکا نیر پر جو انگریزی فوج دھاوا کر کے گئی تھی وہ فتح پا کر نصیر آباد میں چلی آئی ہی اور قلعہ و محلات کو بذریعہ سرنگ اڑا دیا گیا ہی = **امیر** کابل نے گورنمنٹ ہند کو لکھا ہی کہ ایوبخان اگر مجھ سے جنگ کرے تو میری مدد کرنا چاہئے اس کا جواب ابھی کچھ نہیں دیا گیا = **ترکمانوں** نے سرحد ایران سے گزر کر شہر مشہد پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہی = **روسیوں** نے اپنے عہد کے برخلاف سرحد ایران پر ایک قلعہ جس میں ۲۰ ہزار فوج رہا کرگی طیار کر لیا ہی = **ایوبخان** نے بچاس لاکھ روپیہ ایران کے اہل اسلام سے افغانستان کی جنگ کے لئے بطور چندہ جمع کیا ہی = **آفریدیوں** نے امیر کابل کے پاس اپنا ایک ایلچی یہ پیغام دیکر روانہ کیا ہی کہ یا تو ہمارے وظایف سابقہ ہمکو ملجاویں ورنہ ہم کسی افغان کو یہاں سے نہ گزرنے دینگے = **مصر** کے وزیروں نے صلاح کر لی ہی کہ اگر خدیو مصر نے سوڈان پر فوج کشی نہ کی تو استعفا دیدینا واجب ہی

چین اور فرانس کی فوج میں جنگ شروع ہونیوالا ہی کیونکہ طرفین کی فوجیں میدان جنگ میں آ موجود ہیں = **بابو** کیشب چندر سین صاحب نے انتقال کیا ہی = **امیر** کابل نے اُن سرداروں کا جو افغانستان سے پشاور میں چلے آئے ہیں گھربار لوٹ لیا ہی = **روس** کا ایک قاصد آجکل غزنی شہر میں وارد ہی = **سرحد** تبت پر عنقریب چینیوں کی اشتعالک سے فساد ہونیوالا ہی = **حاکم** لالپورہ کے چند سپاہیوں نے باغی ہوکر حاکم مذکور کا مقابلہ کیا ہی = **بغداد** میں مہدی کاذب کے واسطے چندہ جمع ہو رہا ہی = **بہاولپور** اور دیہات میں آجکل چیچک کا بڑا زور شور ہو رہا ہی = **چین** کے چند سرداروں نے افیون میں خسارہ آجانے کے باعث خودکشی کر لی ہی = **گورنمنٹ** بنگالہ نے اتوار اور نوروز اور گوڈ فرائڈے اور کرسمس ڈے کے علاوہ سال حال کے لئے ۲۴ روز بطور عام تعطیل کے قرار دیئے ہیں = **قرار** پایا ہی کہ نظام صاحب حیدرآباد دکھن ۵ فروری ۱۸۸۴ء کو مسند نشین کئے جاویں = **راجہ** صاحب بہادر تنجور کے کتب خانہ میں ۱۸ ہزار کتب سنسکرت کی موجود ہیں = **حیدر** آباد دکھن میں آر ٹیلیفون قائم کرنے کا انتظام ہو رہا ہی = **جنرل** غلام حیدر خان کابل میں آیا ہی اور امیر سے سخت ناراض ہی کیونکہ اُسکا بھائی امیر کے حکم سے قتل کیا گیا ہی = **البرٹ** بل پر لنڈن میں ۱۲ جنوری کو بڑا بھاری مباحثہ ہوا اور آخر کار بل مذکور بعد کچھ ترمیم کے پاس ہوگیا = **خبر** آئی ہی کہ مصری فوج کا وہ حصہ جسمیں عرب کے بدو شامل ہیں مہدی کاذب کے ساتھ جا ملا ہی = **قسطنطنیہ** سے خبر آئی ہی کہ سلطنت روم کے وزیروں میں پھر نفاق پیدا ہوگیا ہی = **سلطان** روم نے ایک قانون ایسا بنایا ہی کہ جس کے باعث تمام رعایا از حد ناراض ہی = **سردار** یوسف خان گورنر گرشنک کا جو کابل میں وارد تھا گولی سے مارا گیا ہی = **پنجاب** کے امتحان وکالت میں امیدواروں میں سے ۵ اور مختاروں میں سے صرف ۱۶ پاس ہوئے ہیں = **لنڈن** میں ایک نمائش گاہ میں خوراک و پوشاک و مکانات دکھلائے جائینگے = **سرحد** پٹیالہ و ضلع لودیانہ پر ایک ڈاکہ زنی وقوع میں آئی ہی = **اخوند** سوات کے فرزند کے برخلاف ایک فرقہ آفریدیوں کا کھڑا ہوگیا ہی = **راولپنڈی** میں ایک کمیٹی قبیح رسومات کی انسداد کے لئے قایم ہوئی ہی = **کاشمیر** کی سرحد میں چوگان بلیم کی برابد



نور افشاں

مدعی اور مدعا علیہ

——رسالہ کوکب ہند میں ہمنے ایک تصویر دیکھی ہو جسمیں ایک مدعی بنایا گیا ہو اور ایک مدعا علیہ اور وہ دونوں کے درمیان ایک گائے کھڑی ہو اور اُسی تصویر میں یہہ دکھلایا گیا ہو کہ ایک شخص گائے کی دُم پکڑکے اپنی طرف اور دوسرا آدمی اُس گائے کے سینگ پکڑکے اپنی طرف گویا یہہ کہتے ہوے کھینچتا ہو کہ یہہ گائے میری ہو۔ دونوں تو گائے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں پر ثالث شخص گائے سے اپنے لئے فایدہ اُٹھاتا ہو یعنی جبکہ دونوں اشخاص لڑائی میں مشغول ہیں تو ثالث شخص گائے کا دودھ نکال کر اپنا پیٹ بھرتا ہو اور مدعی اور مدعا علیہ لڑتے لڑتے اپنے مطلب کو ناکر خالی بیٹھ رہتے ہیں +

اس دنیا میں دو اشخاص کسی خاص زمینداری یا ملکیت یا مکان کیواسطے لڑتے اور لڑائی میں اسقدر روپیہ خرچ کرتے ہیں کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں کنگال ہو جاتے ہیں۔ پھر وکیل ایسے معاملات سے مزے اُڑاتے ہیں۔ طرفین تباہ ہو جاتے ہیں۔ پر وکیل مالدار بنجاتے ہیں۔ ہاں مقدموں کی بدولت اکثر وکیل لکھپتی و کروڑپتی ہو گئے ہیں +

اکثر یہہ دیکھنے میں آتا ہو کہ جب مدعی اور مدعا علیہ اپنے اپنے وکیلوں کے پاس اُنکی رائے لینے کے ارادہ سے جاتے ہیں تب اُن میں بعض اپنے اپنے موکل کو ایسی پٹڑائی دیتے ہیں کہ وہ اُنکی چکنی چپڑی باتوں میں آکر اور وکیل کو وکالت نامہ دیکے کچہری میں درکے کاغذ پر نالش پیش کرتے ہیں جب مقدمہ پیش ہوتا ہو تو ایسے وکیلوں کی بھی بن پڑتی ہو۔ وہ اپنے اپنے موکل کو ایسے داؤں میں ڈالتے ہیں کہ اُن کو دھمکا کے پھسلا کے اپنے دلالوں یا منشیوں کے وسیلے سے اُن کسی نہ کسی طرح سے کتنے روپیہ دینے لگتے ہیں بلکہ یہانتک روپیہ کھینچتے ہیں کہ علاوہ محنتانہ معمولی کے دو چند سہ چند بلکہ اگر اُن کا بس چلے تو دہ چند روپیہ لے لیتے ہیں +

تھوڑا عرصہ گزرا کہ منوری کے زمینداروں میں تکرار برپا ہوا۔ تکرار مذکورہ کا سبب یہہ تھا کہ جس جگہ منوری میں بازار لگتا ہو وہاں مال فروخت کرنے والوں کو کچھہ محصول دینا پڑتا ہو۔ ایک وقت جبکہ محصول پٹی داروں میں تقسیم ہونے لگا تب ایک پٹی دار کو حصہ نہ ملا اس سبب سے اُس نے سرکار میں نالش کی کہ سرکار سے اُسکو دوسرے بازار لگانیکی اجازت ملے پوشیدہ نہ رہے کہ موضع منوری پر کم سے کم بیس پٹی دار ہیں اور بازار کے ایک روز کا محصول ایک روپیہ سے زیادہ نہو گا۔ ایک پٹی دار اپنے حصہ کیواسطے ہائی کورٹ تک لڑا۔ اور ہائی کورٹ میں کامیاب ہوا۔ لیکن اس بڑے خرچ سے تو تھک گیا لگا۔ سوائے ایک تب کے یعنی سرکار نے اُسکو اجازت دی کہ نیا بازار قایم کرے اُسکو اور کچھہ نہ ملا۔ خیر وہ شخص جس نے اس ایک بات کے لئے اتنی تکلیف اُٹھائی اب موجود بھی نہیں ہو وہ اس دنیا سے کوچ کر گیا اور اُسکا اکلوتا بیٹا جسے وہ بہت پیار کرتا تھا اور جسکی خاطر اُسنے اتنی مصیبت اُٹھائی اُسکی وفات کے دو دن قبل مرگیا۔ دیکھو اے عزیزو اس تکرار کا انجام۔ طرفین کے روپیے خرچ ہوئے لیکن سوائے غیروں کے طرفین کا کچھہ بھلا نہوا۔ اُس تصویر پر غور نگاہ کرکے دل میں کئی ایک خیالات پیدا ہوتے ہیں +

۱۔ ایسی چھوٹی بات کے لئے اکثر بڑی نااتفاقی برپا ہوتی ہو +

۲۔ طرفین کے واسطے یہہ بات بہتر ہو کہ وہ آپسمیں اپنے معاملات واجبی طور پر فیصل کر لیا کریں۔ یہہ جانکر کہ اگر ہماری تکرار بڑھ جائیگی تو ہم دونوں نقصان اُٹھاینگے پر وہ جس کے پاس ہم شکایت کرینگے فایدہ اُٹھائیگا +

۳۔ ساری تکرار اور نااتفاقی کی جڑ گناہ ہو جس سے خدا ہمیشہ ناراض ہو +

۴۔ مسیحیوں کو مناسب نہیں کہ وہ آپسمیں جھگڑا کریں کیونکہ اُسکے خداوند کے حق میں لکھا ہو کہ وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سُنائیگا جیسے برہ جسے ذبح کرنے لیجاتے اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنیوالوں کے آگے بے زبان ہو اسیطرح اُسنے اپنا مونہہ نہ کھولا +

——فی الحال ایک عجیب طرح کا حال شہر اندور میں ہو رہا ہو۔ یہاں پر سنہ ۱۸۷۷ع میں کینیڈن پریسبیٹیرین مشن نے خداوند کا کام شروع کیا لیکن اب دو برس سے مہاراجہ ہولکر کی مخالفت کے سبب مشن مذکور کے کام میں بہت ہرج ہوتا ہو۔ خبر ہو کہ اُس شہر میں انجیل کی تعلیم دینے کی ممانعت جاری ہو رہی ہو۔ یقین ہو کہ سب مسیحی لوگ اس مشن کے مسیحیوں کیواسطے بہت ہمدردی سے افسوس کرینگے۔ تعجب یہہ ہو کہ بموجب اشتہار حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے جس کے مضمون کے مطابق ہر ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے دین کے موافق خدا کی عبادت کر سکتے ہیں۔ سرکار انگریزی کی عملداری میں اندور کا حال ایسا ہو جس حال کہ ہندو اور محمدی اپنی رسومات بغیر مزاحمت کے ادا کر سکتے ہیں تو کیا مسیحیوں کو جو اپنے خداوند کے حکم کی فرمانبرداری مسیحی دین کی تعلیم رائج کرنے سے بجا لاتے ہیں انجیل سُنانے کی اجازت نہوگی؟ +

امید قوی ہو کہ ہماری سرکار ضرور اس مرض کی دوا کریگی +

——تازہ خبر ہو کہ اب تک مہدی کے جھنڈے کے نیچے افریقہ کے بہت فرقے ہیں۔ وہ قومیں جنہیں اُس نے پیشتر قید کیا تھا اب اُسکی سپاہ بن گئی ہیں۔ رومن کیتھلک کے مسیحیوں کو اُس نے قید تو کیا لیکن وہ اُن سے سختی کے ساتھ پیش نہیں آتا۔ بذریعہ اپنی تعلیم کے وہ اُنپر یہہ ظاہر کرتا ہو کہ میں مسیح کا پیشرو ہوں لیکن اُنکو آزاد بھی نہیں کرتا تاکہ محمدی اُسکو فریبی نہ سمجھیں +





[illegible]

ابنِ عزر

حضرت سموئیل کی پہلی کتاب کے ۷ ویں باب کی آیت میں اِس بات کا ذکر ہی کہ حضرت سموئیل کے دعا مانگنے پر خدا نے بنی اسرائیل کو فلستیوں پر فتح بخشی۔ اُسوقت حضرت مذکور نے ایک پتھر لیکر مصفاہ اور شین کے بیچوں بیچ نصب کیا اور بولا کہ یہانتک خدا نے ہماری مدد فرمائی۔ ناظرین نورافشاں کو معلوم ہو کہ لفظ اَبنِ عزر کے معنی مدد کا پتھر ای عزیزو ہم سب کو کئی ایک ایام ایسے درپیش آجاتے ہیں کہ جب ہمکو بھی کہنا ضرور ہی کہ اَبنِ عزر یعنی یہانتک خدا نے ہماری مدد کی۔ مثلاً جب کوئی دور دراز سفر اُٹھا کے اور دوڑ دھوپ برداشت کرکے روز بروز آگے بڑھتا ہو یہانتک کہ خداوند سے مدد و ہمت پا کے اپنے منزل مقصود کو پہونچے تو اُسوقت اُسکو لفظ اَبنِ عزر کام میں لاویگا یعنی یہانتک خدا نے میری مدد کی۔ علی ہذا القیاس اگر کوئی کسی قسم کی مہلک بیماری یا سخت مصیبت یا گرفتاری میں مبتلا ہو جاتا ہو یہانتک کہ اُسکو اپنے بچاؤ و خلاصی کی کوئی دیگر صورت نظر نہیں آتی پھر اگر وہ بمدد خداوند اُن سب سے نجات پا جاوے تو وہ بھی یہی کہیگا کہ اَبنِ عزر۔ اب میں اِس مضمون کو یہیں پر چھوڑ کے اپنے سب عزیز مسیحی بھائیوں و بہنوں کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ ذرہ گزشتہ سال کیطرف نگاہ ڈالو اور دیکھو اور شکرگزار ہو کہ خداوند کے فضل و کرم سے پچھلا سال ایک بخیریت تمام ہوا اور مسافروں کی طرح ہم سب اِس نئے سال کے شروع میں داخل ہوگئے اپنے پیچھے کی راہ و طریق و چال چلن پر غور و فکر کرکے سوچیا کہ خداوند رحیم و کریم نے ہماری ۳۶۵ منزلوں کو تمام کرایا۔ اِسلئے ہمیں بھی مناسب ہو کہ شکرگزاری کا یادگار قایم کرکے کہیں کہ اَبنِ عزر یعنی یہانتک خدا نے ہماری مدد کی۔ ای میرے عزیزو پیارے کہو الحمدللہ ہزار بار الحمدللہ کہ صدہا لوگ پچھلے سال میں اِس جہان سے کوچ کا نقارہ مار کر چلے گئے پر ہم آج تک زندہ ہیں۔ از نیجو جب ہم سب کو حضرت حزقیل کی مانند یہہ کہکر خداوند کا شکر بجا لانا چاہیئے یعنی زندہ جو ہی۔ زندہ ہی تیری ستائش کریگا جیسا آج کے دِن میں کرتا ہوں۔ اپنی اولاد کو سچائی کی خبر دیگا (دیکھو حضرت یسعیاہ کی کتاب ۳۸ باب ۱۹۔ آیت) شکر ہی خداوند کا کہ اگر وقتاً فوقتاً ہم پر جسم و جان کی تکلیفیں وغیرہ لایا اور بارہا بڑی بڑی تنگیوں میں ہم گرفتار ہوئے لیکن تاہم بھی اُسنے اپنی قدرت کاملہ اور دست رحمت سے ہم کو بچا کے اِس نئے سال تک پہونچایا اِسلئے ہم بلاشبہ حضرت داؤد کی طرح اِس بات کے لئے شکریہ ادا کرینگے یعنی یہہ کہ ای میری جان خداوند کو مبارک باد کہہ اور وہ سب جو مجھ میں ہو اُسکے مقدس نام کو مبارکباد کہہ ای میری جان اُسکی سب نعمتوں کو فراموش نکر وُہ تیری ساری بدکاریوں کو معاف کرتا ہی وہ تجھے ساری بیماریوں سے شفا دیتا ہی وہ تجھ پر شفقت و رحمت کا تاج رکھتا ہی۔ (دیکھو ۱۰۳ زبور آیت ۱ سے ۴ تک) ہاں شاید پچھلے سال میں خداوند نے تمہارے دلوں کو زخمی کیا یا تمہارے عزیز بھائی یا بہن یا شوہر یا والدین یا فرزند وغیرہ کو تم سے جدا کر لیا اِسلئے تم گریہ زاری کرتے تھے تمہارا دل غم آلودہ تھا اور دُنیا تم کو اندھیری دکھائی دیتی تھی لیکن خداوند نے تمہارے دلوں کو تسلی و تشفی دی اور تم دُکھے غریب ہو گئے۔ اور آنسو بھر کے حضرت ایوب کے ساتھ بولے کہ خداوند نے دیا اور خداوند نے لیا اُسکا نام مبارک ہو۔ دیکھو (ایوب ۱ باب آیت ۲۱) اب ای پیارو مذکورہ بالا باتوں کے سوائے ہم کو اِس بات کے لئے بھی غور و فکر کرنا نہایت ہی ضرور ہی کہ پچھلے سال میں ہمارے چال و ڈھال کسطرح کی تھی۔ افسوس صد افسوس کہ جو ہم کو کرنا لازم تھا سو ہم نے نہیں کیا اور جو ہم کو کرنا واجب نہ تھا سو ہی ہم نے کیا۔ سچ ہی کہ اگر ہم کہیں کہ ہم بیگناہ ہیں تو اپنے کو بہلا دیتے ہیں پھر اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہ بخشنے اور ہم کو ہر طرح کی ناراستی سے پاک کرنے میں صادق القول و عادل ہی۔ علاوہ اِس کے ہمکو یہی سوچنا چاہیئے کہ پچھلے سال میں ہم نے دینی گھرانہ میں کیسا کام کیا ہی مسیحی بھائیوں کو کیسا نمونہ دیا ہی۔ اپنے عہدے کا کام دینی ہو خواہ دنیوی کیسا کیا ہی۔ خدا کی بندگی کے واسطے گرجہ گھر کو جانے میں کتنی بار غیر واجبی ناغے کئے ہیں۔ اگر گئے بھی ہیں تو کتنی بار ہمارا جسم ہی گرجہ میں تھا پر دل اور ہی جگہ۔ خلوتی دعاؤں کی کتنی بار ناغے کئے ہیں۔ کلام اللہ کی تلاوت میں کتنی بار سستی اور لاپروائی دکھلائی گئی ہی۔ حیف صد حیف کہ ہم نے بارہا گناہ در گناہ کئے۔ بارہا گرجہ ہم بندگی کرنے میں لاپروائی کی پر تاہم بھی خداوند کریم و رحیم ہماری پرورش و حفاظت و حمایت کو نہ بھولا۔ اِن اُسکی مہربانیوں پر دھیان کرکے ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے اپنے دلوں کو جھکا کے اور اُس کے شکرگزار ہو کے حضرت داؤد کے ہمراہ یہہ کہیں کہ اُسنے ہمارے گناہوں کے مطابق ہم سے سلوک نہیں کیا اور ہماری بدکاریوں کے موافق ہمکو بدلا نہیں دیا۔ بلکہ جسطرح آسمان زمین سے بالا و بلند ہی اُسیطرح اُسکی رحمتیں اُن پر کمال ہیں جو اُس سے ڈرتے اور تھرتھراتے ہیں (دیکھو زبور ۱۰۳۔ آیت ۱۰ و ۱۱) آپ پر ضرور ہی کہ اِس نئے سال کے شروع میں آیندہ باتوں پر کچھ غور کریں۔ پر شاید کوئی صاحب یہہ سوال کر بیٹھے کہ بجز خداوند عالم الغیب کے اَور کس کو آیندہ کا حال معلوم و مفہوم ہو سکتا ہی۔ یہہ بات بلاشک درست و قابل تسلیم ہی لیکن تاہم بھی کچھ تو ہم اپنی خداداد عقل سے کہ جو اُس نے انسان بے بنیان کو عطا فرمائی ہی اور کچھ کلام مقدس کے بتلانے و سکھلانے سے ہر ایک حقیقی مسیحی دیندار کو دریافت ہو سکتا ہی دیکھو اوّل تو ہماری تسلی و دلجمعی کے لئے خدا کے کلام میں یوں ہی کہ خواہ زمین خواہ یوم خواہ ماہ خواہ سال خواہ موسم خواہ

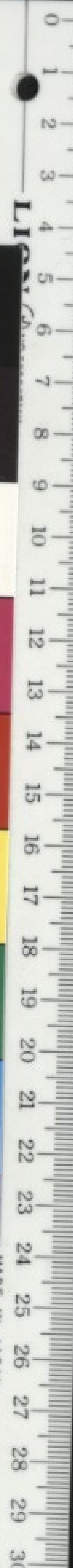
آسمان بدل جائے۔ اور ہم اور ہمارے دل تبدیلی پاتے پر خدا
میں ان باتوں کا سایہ بھی نہیں دیکھو (یعقوب کا خط ۱ باب
۱۷ آیت) بس اُسکی پدرانہ اُلفت اور محبت اور بے بدل عہد
کی باتیں مستقل وقائم و دائم رہتی ہیں۔ ذرہ دیکھو کہ ہمارے
منجی جہان (خداوند یسوع مسیح) کی بابت کلام اللہ میں کیا
مذکور ہی یعنی یہہ کہ وہ الفا و امگا اول و آخر کل اور آج
اور پرسوں اور ابد تک یکسان و برابر ہی دیکھو (عبرانی ۱۳
باب ۸ آیت) اگرچہ ہم آج ایسے اور کل ویسے ہوں۔ خواہ
ہم آج ہنستے اور کل رونے کی نوبت ہو۔ خواہ آج ہمارا جسم
وجان چست وچالاک اور کل شست وکاہل ہو۔ خواہ
آج ہمارا دل غموں و فکروں سے دب کر اُداس وحیران ہو
اور کل خوش وخورم ہو۔ ہاں ہماری ایسی ویسی حالتیں
ضرور ہوتی ہیں لیکن ہمارا آسمانی باپ ہمارا نجات دہندہ
یسوع مسیح ابن اللہ سدا یکسان و برابر رہتا ہی اور رہیگا
بھی۔ ہاں بلاشک ہم مسیحیوں کے لئے یہہ نہایت ہی
بڑی ہماری تسلی وتشفی کی بات ہی۔ دوم ہماری تسلی و
تشفی کے لئے یہہ بھی ایک بات ہی کہ ہمارا آسمانی باپ جو کچھہ
کہ اس نئے سال میں ہمپر ہونیوالا ہی جانتا ہی اور اُسکا بندوبست
وہ خود کر سکتا ہی اور کر بھی لیویگا۔ وہ ہمارا آسمانی باپ
ہو کر جانتا ہی کہ کون کون باتیں اور کون کون چیزیں ہمارے
لئے فایدہ بخش اور نقصان دہندہ ہیں۔ اُس نے ہمارے
سر کے بال بھی شمار کئے ہوئے ہیں اور بدون اُس کی
مرضی مبارک کے ایک بھی زمین پر مطلق نہیں گریگا۔
اور کہ ہم بالکل اُسی کے دست مبارک میں ہیں آؤ ہم
حضرت داؤد کے ہمراہ ہو کر یہہ کہیں کہ تو میرا خدا ہی
اور میری اوقات تیرے ہاتھہ میں ہی دیکھو (زبور ۳۱ آیت
۱۴ و ۱۵) ہماری زندگی اور موت ہماری خوشی اور غمی
ہماری بیماری اور تندرستی ہماری سب اوقات تیرے ہی
دست کرم میں ہی۔ کیا ہم اس سال کے آخر تک زندہ
رہیں یا بیچ میں مر جاویں تو تو سب کچھہ اے خدا جانتا ہی

اے بھائیو شاید خداوند مسیح اسی سال میں آویگا اور اپنے
بندوں کو بُلا ویگا۔ کیا ہم اپنے گھر کے لوگوں اور باہر کے
عزیزوں کا شمار پورا پورا پاوینگے یا ایک دو کم ہونگے۔ خداوندا
جو ہم پر گذری سو گذری پر ہماری تسلی اسی ایک بات میں ہی کہ
کوئی کام اتفاق سے نہیں ہوتا مگر تیرے فرمان وحکم سے
کیونکہ سب کچھہ تیرے ہی ہاتھہ میں ہی۔ حضرت داؤد کا فرمودہ
ہم سب مسیحیوں کے لئے ایک تکیہ اور سپر اور ڈھال ہو یعنی
یہہ کہ اپنا توکل اُسپر کر اور اپنی راہ اُسپر چھوڑ دے وہ خود
بنالیویگا دیکھو (زبور ۳۷ آیت ۵) سیوم ہمارے لئے تسلی
کی بات اس نئے سال میں یہہ بھی ہی کہ جو کچھہ کہ دُنیا کی
قوموں پر واقعہ ہوگا ہر ایک ملک پر ہر ایک شہر پر ہر ایک
گانو پر سب کچھہ اُس نے ازل سے مقرر کیا ہی کلام اللہ (انجیل
شریف) میں یوں مذکور ہی کہ زمانہ اخیر میں چاند وسورج
وستاروں میں نشانیاں اور زمین پر قوموں کو مصیبت
اور سمندر اور اُسکی لہروں کے سبب گھبراہٹ ہوگی۔ اور
اُن چیزوں کی جو ہونے والیاں ہیں دیکھہ کے قوموں کی
جان میں جان نہ رہیگی اُسوقت سب قومیں ابن آدم کو
بدلی میں بڑی قدرت اور جلال کے ساتھہ آتے ہوئے
دیکھینگی۔ دیکھو (لوقا ۲۱ باب ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیت) اے میرے
عزیزو وہ زمانہ ابھی ہی شاید مندرجہ بالا باتیں اسی نئے
سال میں ہونے لگینگی۔ اسلئے خداوند کے اس فرمودہ کو
مضبوطی سے اپنے اپنے دلوں میں رکھو یعنے یہہ کہ جب
سب باتیں ہونے لگیں سیدھے ہو کر سر اوپر اُٹھاؤ کیونکہ
تمہارا چھٹکارا نزدیک ہی۔ اسلئے ہر وقت جاگتے اور دعا
مانگتے رہو تاکہ تم اُن سب آفتوں سے بچ جانیکے لائق اور
ابن آدم کے سامنے ٹھہرنے کے قابل ہو۔ دیکھو (لوقا ۲۱ باب
۲۰ سے ۳۶ آیت تک) لیکن علاوہ اِن تسلی کی باتوں کے
میں آپکا حقیقی خیر خواہ (اِس نئے سال کے شروع میں) دو
ایک نصیحت کرنیکی اجازت چاہتا ہوں۔ یعنی یہہ کہ حضرت
رسول مقبول حضرت یوحنا نے اپنے پہلے خط میں جو چند

کی باتیں فرمائی ہیں ہم سب مسیحیوں کو یہہ ہرگز ہرگز خیال نکرنا
چاہئے کہ زمانہ سابق کے مسیحیوں کے ہی لئے ہیں بلکہ
ہم حال کے مسیحیوں کے لئے بھی ہیں واجب ہی کہ ہم اُنکی
اُن باتوں کو مدنظر رکھیں یعنی اے میرے پیارو تم ہر ایک
روح کا یقین نکرو تا وقتیکہ تم اُنکو آزما نہ لو کہ آیا وہ منجانب
اللہ ہی کہ نہیں کیونکہ بہتیرے جھوٹے مسیح دنیا میں نکل
آئے ہیں۔ اِس ایک نشان کو یاد رکھو کہ جو روح یہہ اقرار
نہیں کرتی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا وہ منجانب اللہ نہیں
ہی سچ جانو کہ یہی اینٹیکرائسٹ (مخالف مسیح) کی روح
ہی جسکی بابت تم اوّل سے سُن چکے ہو اور وہ اب بھی
دنیا میں آئی ہی دیکھو (۱ یوحنا ۴ باب ۱ سے ۳ آیت تک)
اے بچو یہہ آخری زمانہ ہی اور جیسا کہ تم نے سُنا ہی کہ
اینٹیکرائسٹ آتا ہی سو اب بھی بہت سے ہیں جس سے ہم جان
سکتے ہیں کہ یہی آخری زمانہ ہی دیکھو (۱ یوحنا ۲ باب ۱۸ سے
۱۹ آیت تک) درحقیقت کوئی ایسا زمانہ نہیں ہوا جیسے کہ
اب کے زمانہ میں ہی کہ جس میں لوگ سب قسم کی اینٹیکرائسٹی
حکمتیں کرتے اور بندشیں بناتے ہیں اسلئے مناسب ہی
کہ ہر ایک فرزند خدا (مسیحی) ان سے ہوشیار اور خبردار
اور اپنی دلی آنکھیں کھولے رہے تا ایسا نہو کہ کسی اینٹیکرائسٹ
اُسکے پھندے وجال میں پھنسکر ہلاک ہو جاوے۔ غرض
اے بھائیو اِس نئے سال کے آغاز میں ہم خدا کی طرف
سے پُرتسلی ہوکے اور سب اینٹیکرائسٹی طریقوں اور غلط
مسئلوں کو ترک کرکے خداوند یسوع مسیح کے فضل سے اپنی
دینی دوڑ کو اب شروع کریں۔ خداوند کی مدد و برکت
ہم سبھوں کے شامل حال رہے آمین پھر آمین +

ابن عزرا مالک میرے — تو نے میری خبر لی
پھر اک سال بھر تیرے فیض سے — وہی میری زندگی
روز بروز تو نئے سال میں — خداوند میری خبر لے
اور جو باتیں ناگوار ہوں — تب تو مجھے صبر دے
یا مسیح جو تیرا آنا — اِسی نئے سال میں ہو





تو تو بخشندے ہوشیاری   اپنے خون خریدے گو
اگر میں اِس سال میں مروں   تو قیامت میں جلا
تب جی اُٹھ کے خوش ہوانوں   سال لاآخر یو بل سکا

ترکِ شراب میں ثواب

توڑ بیٹھے جبکہ ہم جام و سبو پھر ہمکو کیا
آسماں سے بادۂ گلفام گو برسا کرے

اے شراب پرستو اے سیاہ مستو ذرہ مستی سے ہستی میں آؤ اور چشم غفلت سے عبرت کا پردہ اُٹھاؤ شراب کے شوق اور منشیات کے ذوق میں جان مت گنواؤ ورنہ اپنا کیا پاؤگے اور کفِ افسوس کو مل مل کر پچھتاؤگے۔ اگرچہ شاعرانِ متقدمین اور سخنورانِ متاخرین نے شراب کو شرابِ طہور اور عشق کو خدا کا ظہور بتایا اور اپنی تصنیفات میں شاعرانہ زور دکھایا ہو یعنی ایک شراب اصلی جو نشۂ معنوی بخشے دوسری نقلی جس میں خمارِ صوری ہووے دونوں کی تشریح بور امتیاز کیواسطے اول خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں **فرد** حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے۔ دامِ تزویر مکن چون دگران قرآن را۔ یعنی مکر اور ریا کا جامہ پہننے سے شراب کا پینا اور رندی کرنا بہتر ہو۔ حضرت سعدی شیرازی فرماتے ہیں **بیت** بدہ ساقیا آبِ آتش لباس۔ کہ مستی کند اہلِ دل التماس۔ اِس میں اشارہ شرابِ معنوی کا ہو۔ حضرت نظامی گنجوی نے سکندر نامہ میں ہر مطلب اور حکایت کے خاتمہ پر ساقی اور شراب کے تلازمات تحریر فرماکر شروع داستان میں دو بیت میں تشریح شرابِ صوری اور معنوی کی کردی کہ میرے مکنونِ ضمیر کو اُس شراب سے متعلق نہ سمجھا جاوے جو شراب حرام ہو میرا اشارہ شرابِ حلال کی طرف ہو **ابیات** مے کو کہ آبِ زلال آمدست۔ بہر چار مذہب حلال آمدست۔ نہ آن مے کہ آمد بمذہب حرام۔ مے کاصل مذہب بود شد تمام۔ حضرت امیر خسرو دہلوی نے خالق باری میں یہ **بیت** بادہ شراب راوق صہبا مے است ومد۔ گرچہ عذران خوری تو کنی کار نیک بد۔ درج فرمائی شراب کی بدی ہر ایک کو جتلائی اور شعرائے اُردو نے اِس شراب کے حق میں ایسے ایسے اشعار لکھے ہیں کہ ظاہر میں کیسے ہی مطبوع طبع شرابخواران ظاہر پرست اور پسند خاطر صورت پرستان سرمست کیوں نہوں مگر بیدار مغز انکے نفسِ مطلب کو پہونچکر خوردہ گیری نہیں کرتے چنانچہ بطریق نمونہ کے دو شعر ایک یہ **شعر** پلائی آشکارا ہم کو کسکی ساقیا چوری۔ خدا کی گر نہیں چوری تو پھر بندہ کی کیا چوری۔ دوسرا یہ کہ **شعر** کُلال خاک کا میرے بنا کے پیمانہ۔ تجھے خدا کی قسم بھیجیو کلال کے ہاتھ۔ اول شعر میں خدا کی چوری دوسرے میں سنگدلی بیدردی اور سینہ زوری۔ دیکھئے خدا کا چور اور ناممکن کام کا شوق ایک فاضل ڈاکٹر کی یہہ رائے ہو کہ شراب اور خون کی رنگت اگرچہ سرخ خونی ہو۔ اور شرابیوں کا عقیدہ ہو کہ شراب خون کو بڑھاتی بلکہ اپنے ہمرنگ بناتی ہو۔ خون اور شراب کا ہرگز باہم اتفاق نہیں بلکہ تیل اور پانی کی مانند نفاق ہو۔ جب انسان شراب پیتا ہو شراب کی حدت کا صدمہ لیکر گرتا ہو دل سے خون جوش مارکر ابخروں کی صورت بنکر دماغ میں داخل ہوجاتا ہو دل اور دماغ کو ضعف پہونچاتا ہو یہی باعث ہو کہ دائم الخمر کا چہرہ سرخ اور بدن زرد ہوتا ہو رفتہ رفتہ خون میں احتراق پیدا اور انواع قسم کی بیماریاں جلدی دماغی پیدا ہوکے انسان دین اور دنیا سے جاتا ہو۔ آخر ارمان کھاتا ہو اور اپنے کئے کا بدلہ پاتا ہو اطبار یونانی اور ہندی نے شراب کو تیزاب اور شرارہ حرارت اور عشق کو بیماری جنون کتب طب میں **تحریر فرمایا** اور شراب کو دماغ میں خلل پیدا کرکے سودا کی ایجاد کرنے والی بتایا۔ پس شراب خور کو کسی امرد یا حسینہ کا عشق دل میں ہوا۔ فوراً عشق سے جنون اور جنون سے مجنون بنکر دل کی بیقراری اور دماغ کی خشکی گھر سے اسکو جنگل میں اور جنگل سے کوہستان میں پھراتی ہو اشنا اور خویش یگانوں سے بیگانہ بناتی ہو۔ چونکہ شراب کی کثرت شرابخوار کی بھوک کو ایسا روکتی ہو کہ سوائے شراب کے سود کے اور خون جگر کھانے کے اور کوئی کام نہیں کرتا اِس موقع پر ایک رباعی یاد آئی **رباعی** رفتم بطبیب گفتم ز غائبِ درد۔ بیماری عشق را دوا باید کرد۔ خون دل و آب دیدہ شربت فرمود۔ گفتم کہ غذا گفت جگر باید خورد۔ یہہ مثل مشہور ہو کہ مُفت کی شراب قاضی سے بھی نہیں چھوٹی۔ یعنی حرام سے بچنا کسی مرد میدان کا ہی کام ہے اور ایک پنڈت جی کی نقل عموم کی زبان زد ہو کہ کسی نے پنڈت جی سے ظرافتاً پوچھا کہ آپ شراب پیتے ہیں کہا بدہ سے کہ شراب کے ساتھ کباب بھی ہوں پھر پوچھا کہ آپ کباب بھی کھاتے ہیں جواب دیا کہ بدہ کے ساتھ یعنی خلوت میں کہ محرم راز بھی ہوتس پر اگر چار یار نشہ میں سرشار ہوں اور باہم **ماکھو کھیلیں** یعنی آپس میں جوتی بیزار ہوں۔ امتحان میں آچکا ہو کہ شرابی بے آبروئی اور بے آبی کو عزت اور فخر جانتے ہیں جن کے خاندان میں شراب جائز وہ برملا اور جن کے دودمان میں اِس کا پینا ناروا ہو وہ خفیہ پیتے ہیں مگر **ع** نہاں کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا مگر اِس بادۂ شرارت آمادہ کی عجب تاثیر ہو کہ جس قول یا غزل میں اسکا نام داخل ہو۔ اگر محفل عشرت میں ارباب نشاط گاتے ہیں تو اہلِ محفل جامہ سے باہر ہوکر یہہ شعر زبان پر لاتے ہیں **شعر** تا مئی ارباب نشیند بر فشاند دست را۔ محتسب گر مئی خورد معذور دارد مست را۔ اور اگر بزم صوفیہ میں قوال گاتے ہیں **تو** صوفیا حالتِ وجد میں ننگے ہو ہوکر ناچتے ہیں۔ جس کے نام کی تاثیر انسان کو اپنی ہستی سے مستی میں لاوے دین و دنیا سے گنواوے تو اُسکا استعمال کیوں انسان کو حیوان نہ بناویگا۔ پس جو شخص با عقل اور معاملات دنیا سے باز رکھے انسان کو اُس سے بہرحال بچنا اور اپنے دوست اور آشنا کو بچانا واجب اور لازم ہو ✦

راقم منشی ٹہل سنگھ رئیس لودیانہ

بر رسولان بلاغ باشد و بس

یہ جوہون پر آفت ہیں سے بہ جوہیاں۔ گبریلا مکھیاں۔ چھوٹے چیونٹیاں۔ کھٹمل جھینگر۔ اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی گوخر سب دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت ساڑھے سات ہنیس بی ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۸۳ع

دہلی قدرے بارش ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے +

حصار صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے +

انبالہ بارش ½ انچہ ہوئی صحت اور فصل ربیع کی امید عمدہ ہے۔ نرخ ارزان ہوتا جاتا ہے +

جالندھر بارش ½ انچہ ہوئی صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے +

امرتسر صحت عمدہ ہے۔ نرخ کم و بیش ہوتا رہا +

سیالکوٹ صحت اور فصل کی امید عمدہ ہے۔ نرخ گراں ہوتا جاتا ہے +

فیروزپور صحت عمدہ ہے۔ نرخ کم و بیش ہوتا رہا +

لاہور بارش ½ انچہ ہوئی۔ صحت اور فصل کی امید عمدہ ہے نرخ بدستور ہے +

راولپنڈی قلیل بارش ہوئی۔ صحت اور فصل کی حالت عمدہ ہے۔ نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

شاہپور صحت عمدہ ہے فصل ربیع کی امید اچھی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ملتان صحت عمدہ ہے فصل اچھی حالت میں ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ڈیرہ اسمٰعیلخان صحت عمدہ ہے فصل کی امید اچھی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

پشاور بارش ½ انچہ ہوئی فصل کی امید عمدہ ہے نرخ کم و بیش ہوتا رہا +

کیفیت عام چند ضلاع میں قدرے بارش ہوئی۔ صحت اور فصل کی امید عموماً عمدہ ہے +

سی پی بروڈ صاحب بہادر قائمقام ڈپٹی اسسٹنٹ کمشنر جہلم کو ۲ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع یا کسی تاریخ مابعد سے جب وہ رخصت سے مستفید ہوں ۱۴ ماہ کی رخصت فرلو عطا ہوئی +

بڑھے ہوئے پھیپڑے صفراویت۔ تبخیت۔ ضعف معدہ اور درد سر وغیرہ سٹیل پلیٹین کے سبب دفع ہو جاتی ہے قیمت ۵ ہنیس بی ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

اخبارات برقی

بمبئی ۳۱ دسمبر۔ جو ڈوری مہاراجہ کولاپور کی موت کے اسباب کی تحقیقات کر رہے تھے اُس نے مندرجہ ذیل انفصال شائع کیا ہے "شہادت سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ کو کسی شخص نے ارادتاً ہلاک نہیں کیا اور نہ کسی نے اُسکو چوٹ یا ضرب پہونچانیکے ارادہ سے مارا ہے۔ مہاراجہ نے اپنے بوٹ مسٹر گرین کے کتف کی طرف سے پھینکے اور مسٹر گرین نے یہہ خیال کر کے کہ وہ مجھکو ضرب پہونچایگا اُسکو پکڑ کر کرسی پر بٹھلانیکی کوشش کی۔ اتفاقاً اُسکی ٹانگیں کرسی میں اُلجھ گئیں اور راجہ گر پڑا۔ اور ہمارے خیال میں یہہ گرنا ہی اسکی موت کا سبب ہوا۔ اسمیں کسی کی طرف سے کوئی غلطی یا بدنیتی عمل میں نہیں آئی ہمارے خیال میں یہہ موت اتفاقیہ ہوئی"۔ مہاراجہ کی نعش احمدنگر میں جلائی گئی۔ اور اُسکی خاکستر کو پالن پور لیجا کر مہاراجہ کے خاندانی مسان واقع دریائے پنج گنگا میں آبرو فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کی گئی۔ یہہ رسم بڑے تزک و شان سے ادا ہوئی۔ دیسیوں میں ابھی سے عجیب عجیب روایات راجہ کی نسبت مشہور ہیں کہ اُسکو خار راہ سمجھکر کنارہ کر دیا اور بلاشبہ دیسی اخبارات مسٹر گرین محافظ مہاراجہ کو جو ایک سلیم الطبع اور نیک مزاج شخص ہیں ایک قسم کا دیو یا بھوت ظاہر کرینگے +

گمان غالب ہے کہ سر رابرٹ سنڈمین صاحب اپنے پنج گھر کے مشن کا مقصد بہت عمدہ طور پر حاصل کرینگے۔ خصوصاً انگیز لوگ سر رابرٹ کی ثالثی کو قبول کرنے پر راضی ہو گئے البرٹ بل کی نسبت یہہ ارادہ نہیں کیا گیا کہ قاعدہ جوری خفیف مقدمات میں بھی برتا جائے۔ جوری ممبری جو رسٹر کشن کے لئے ہے +

مدراس یکم جنوری۔ مدراس کے بشپ ۲ ماہ کی رخصت پر ولایت جانیوالے ہیں وہ یہاں ۲۲ سال سے ہیں اور اخبار مدراس میل کی رائے ہے کہ اب انکو کسی نوجوان مجتہد کے لئے جگہ خالی کرنی چاہئے +

کرنیل ہنیسی پر برٹ صاحب کرنیل ہیکین کی بجائے جو اپنی رخصت کے ختم ہونے پر ملازمت سے سبکدوش ہو نگے گورنر مدراس کے فوجی سکرٹری قرار پائے ہیں مسٹر گرانٹ ڈف نے گزشتہ سال پر ایک ریویو تحریر فرمائی ہے جو ایک یا دو دن میں شایع ہوگی +

لنڈن یکم جنوری۔ تازہ ترین خبریں ٹانکن سے اس مضمون کی آئی ہیں کہ اڈمرل کوربٹ ہنوی کو واپس گئے ہیں +

قاہرہ ۳۱ دسمبر۔ بیکر پاشا نے مہدی کے لکھے ہوئے خطوط گرفتار کئے ہیں جن کے مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی کا ارادہ ہے کہ مصر خاص پر چڑھائی کرے۔ بیکر پاشا ابیسینیا کے بادشاہ جان کو سمجھائینگے جو اپنی حدود کے از سر نو فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے +

مدراس یکم جنوری۔ آج علی الصباح صاحب بریگیڈیر جنرل سٹورٹ نے قلعہ کی تمام افواج کا ملاحظہ کیا۔ میدان تواعد میں اسکس رجمنٹ نیٹو انفنٹری نمبر ۲۲ و ۳۶ و گورنر کی باڈی گارڈ تھی +

سیالکوٹ یکم جنوری۔ آج وزیرآباد و سیالکوٹ والی برانچ ریلوے لائن عام تجارت کے لئے کھولی گئی۔ صاحب مجسٹریٹ چھاونی۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چند صاحبان سول و فوجی افسر و دیسیوں کا ایک ہجوم

تھا پہلے مسافر گاڑی ساڑھے دس بجے قبل از دوپہر روانہ ہونیوالی تھی کہ بدقسمتی سے انجن پلیٹ فارم سے دو سو گز کے فاصلہ پر پٹڑیوں سے نیچے اتر گیا جس سے مسافروں کی دلشکنی ہوئی مگر لائین کے سوا اور کچھ نقصان نہیں ہوا اور امید کیجاتی ہے کہ ۴ گھنٹہ کے عرصہ میں لائین کی درستی ہو جائیگی +

بمبئی ۲ جنوری۔ میونسپل بجٹ بابت ۱۸۸۴ء جسکو ٹاؤن کونسل نے منظور کیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲ لاکھ ۴۴ ہزار ۵۵۰ روپیہ کی آمد اور ۲۰ لاکھ ۲۳ ہزار ۵۴۰ کا خرچ ہو اور ۳ لاکھ ۱۱ ہزار ۰۱۵ روپیہ جدید کاموں کے لئے ونجبٹ میں رہیگا +

لنڈن ۲ جنوری۔ گزشتہ سال کے نقشہ جات مالگزاری سے ظاہر ہوا کہ اس دفعہ مالگزاری کی کل تعداد ۹ کروڑ پونڈ ہے جس میں پہلے سال کی نسبت ۳۶ لاکھ ۹۰ ہزار کی زیادتی ہے +

کل ماسٹریچ میں اور پارنیلی لوگوں کے پر آشوب جلسے مقام ڈروموور اور کوٹی ڈون میں منعقد ہوئے۔ فرقہ اورنج مین نے فرقہ پارنیلی پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور زور ولس فرقہ انگیز فرقوں کے درمیان فساد کے روکنے کو فوج کو مجبوراً دست اندازی کرنی پڑی +

بمبئی ۲۶ دسمبر۔ اس ہفتہ میں معاملات ٹونکوئن کی نسبت ایک فرنچ بلو بک کے چھپنے کے سبب فرانس میں بڑی تشویش پھیلی ہے۔ اس بلو بک کا مضمون یہ ہے کہ لڑائی اب بالضرور ہوگی اور مضمون کی نسبت پیرس کے اخباروں کی رائے یہ ہے کہ ٹونکوئن کی لڑائی فرانس کے پسند خاطر نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ فرنچ لوگوں کی رفع عام رائے کو انکی طرف پھیر دے لیکن بہت سے لوگوں کو خیال یہ ہے کہ ٹونکوئن کی بہ نسبت گھر کے نزدیک بہت سے ستان فتح حاصل ہو سکتے ہیں۔ اخبار لا لیبرٹی کو بیان یہ ہے کہ فرانس اور چین کے بیچ صلح کروا دینے کو انگلینڈ بڑی تدبیر کر رہی ہے۔ بہر حال ہانگ کانگ سے جو خبر آئی تھی کہ چینی گورنمنٹ ٹونکوئن کی نسبت اپنے حقوق سے درگزر کرنے نہیں چاہتی ہے اور لڑائی کو صلح پر ترجیح دیتی ہے چینی سپاہیوں کی جماعتیں ہانگ کانگ سے کانٹن میں جا رہی ہے اور چینی امیر البحر نے بیگالکن سرحد ٹونکوئن پر بھیج جا ہے اور تمام غیر ملکوں کو ہوشیار کر دیا ہے کہ لڑائی ضرور ہونیوالی ہے +

مدراس ۲ جنوری۔ ہز اکسیلنسی گورنر گزشتہ سال کی کوائف کی ریویو میں ایک طویل یادداشت شائع کی ہے عوام کے چند مفید کام امور کے مطالبہ کا ذکر کرتے وقت آپ کہتے ہیں کہ یہ محض روپیہ کا معاملہ ہے اور دعووں کے جواب پر انحصار رکھتا ہے۔ ہمارے پروونشل لگڑا ہی کیا دیکھتی ہے۔ اور کہانتک گورنمنٹ ہند ہماری مدد کر سکتی ہے۔ یہ بیلا بابتی دعاوی کا سوال ہے اور وہ سب زیادہ قرین خیالات پر منحصر ہے جو لنڈن میں ہندوستانی مال کی نسبت رکھتے ہیں۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے ولایت میں عوام الناس کے دلوں میں اس پالیسی کے برعکس کاروائی کا نظر آتا ہے جو ان چند فرقوں کے لوگوں میں جنکی تیرہ چودہ برس ہوئے ہندوستان کی طرف زیادہ توجہ تھی مہرو معززی ہونا شروع ہوئی تھی جسکا ظاہرہ اور نتائج کو ہمیشہ سوا گورنمنٹوں نے بڑی بیرحمی کے ساتھ محسوس کیا تھا۔ پھر ہز اکسیلنسی نے ان اڈریسوں کے عمدہ مفہوم کا ذکر کیا ہے جو اثنائے دورہ میں پیش کئے گئے۔ آپ کہتے ہیں بلاشبہ بہت سی درخواستیں منظور نہیں کیجا سکتیں کیونکہ اس ہمچل دنیا میں وسائل محدود ہیں اور نیک نیت حکام معجزات نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ان اڈریسوں کے جو مجھے ملے ہیں منشا کا اس جھگڑے سے مقابلہ کیا جائے۔ جو بعض اوقات انگلستان میں ہندوستان کی عام رائے کے عمدہ اخراج کے طور پر مد بران سلطنت پر ڈالا جاتا ہے تو نتیجہ نہایت ہی قابل اطمینان ہے۔ گہرا امن و امان ملک کی پرورش کر رہا ہے۔ اور دیسی شخص افغال کی اس آزادی کا لطف اٹھا رہا ہے جو اسکو پہلے کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ اور اپنے روبرو آنیوالی دولت اور تسلی کو دیکھ رہا ہے بشرطیکہ نئی تہذیب کے سامان اسکو مہیا کر دیئے جائیں +

کلکتہ ۳ جنوری۔ باشندگان کلکتہ نے کل رات [illegible] ایلفرڈ کو جو بال دیا اسمیں بڑی کامیابی ہوئی۔ ۱۰ سو یا ۹ سو آدمی موجود تھے +

معلوم ہوا ہے کہ کل کی چیف کونسل میں حضور وائسرائے صاحب اور لیگل ممبر کا مسٹر جسٹس سٹیفن سے ان کے حضور مگر کے اشتہار ۱۸۸۳ء کے بڑھنے پر اعتراض برپا کرنے کا ارادہ ہے +

قاہرہ ۳ جنوری۔ یہاں ناراضگی وزرا کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ اور اگر برٹش گورنمنٹ نے سوڈان سے بالکل قطع تعلق کرنے پر زور دیا تو وزرا کا استعفا یقینی ہے +

لنڈن ۳ جنوری۔ آج ارل سپینسر یہاں پہنچے۔ پولیس نے احتیاط سے ہر جگہ انکی نگہبانی رکھی۔ ہز اکسیلنسی نے پہنچتے ہی مسٹر گلیڈسٹون سے ملاقات کی +

کلکتہ ۴ جنوری۔ آج صبح ۱۱ بجے کلکتہ کے بہت سے یوروپین اور دیسی گورنمنٹ کے ہوس کے کمرہ تخت میں البرٹ بل کا مباحثہ سننے کے لئے جمع ہوئے۔ حضور نظام حیدرآباد اور لیڈیوں کا ایک بڑا گروہ موجود تھا۔ آنریبل مسٹر البرٹ نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی اور اسکے بعد ڈاکٹر ہنٹر آنریبل بابو کرسٹو داس پال نے تقریریں کیں۔ ۵ بجے کونسل ناشتہ کے لئے برخاست ہوئی۔ نواب لفٹنٹ گورنر بنگال موجود تھے +

قاہرہ ۴ جنوری۔ خدیو نے اپنی سول لسٹ میں دس فیصدی کی تخفیف کر دی اور گورنمنٹ مصر کو سخت کفایت شعاری عمل میں لانیکے لئے تاکید کی ہے +

لنڈن ۴ جنوری۔ کونسل وزرا کے ایک جلسہ میں جو کل منعقد ہوا۔ معاملات مصر پر بحث ہوئی۔ اور آج ایک اور کونسل طلب ہوئی ہے۔ افواہ ہے کہ مصر کے متعلق کوئی بڑا فیصلہ قریب ہے +

کلکتہ ۴ جنوری - قلات سے ایک تار اس مضمون کا آیا ہے کہ جنگی کمشن بمقام خارن پہونچگیا - نوروز خان سردار کے سب سے بڑے بیٹے نے اخیر مقام کب پر سر رابرٹ سینڈیمن کا فوجی اعزاز کے ساتھ استقبال کیا - سردار آزاد خان شہر سے باہر تک سر رابرٹ سے ملنے کے لئے آئے وہ بہت ہی بوڑھے ہیں - ابتدائی دربار قابل اطمینان طور پر ہوا مقام خارن ایک سنگسار میدان پر واقع ہے قلعہ اچھا بنا ہوا ہے اور بچاؤ کے عمدہ پہلو رکھتا ہے - ایسا ثابت ہوتا ہے کہ یہہ مقام ہنگہ سے ۴۰ میل شمال مشرق کیطرف واقع ہے جو حال کے نقشوں میں اسکو دکھیں ہے +

کمیشن معرفت قلات

۲۸ دسمبر ۹۳ کو سر رابرٹ سینڈیمن صاحب بمقام خارن پہونچے سردار آزاد خان نے ہر طرح کی اطمینان کے ساتھ انکا استقبال کیا اور قلعہ میں پہونچتے ہی انکے اعزاز میں سلامی کی توپ سر ہوئیں عموماً مشن اور افواج کی صحت اچھی ہے یہہ پہلی دفعہ ہے کہ انگریزی افسر خارن گئے ہیں +

لودیانہ

۲ جنوری کو ۴ بجے شام کے وقت جلسہ سالانہ انجمن رفاہ عام لودیانہ کا میونسپل ہال میں بصدر نشینی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منعقد ہوا شہر و بیرونجات کے سرداران و رئیسان و ممبران انجمن موصوف تشریف فرما تھے - شروع میں جناب خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر وپریسیڈنٹ انجمن مذکور نے لودیانہ کی تاریخ جو صاحب موصوف نے ابھی تیار کری ہے حاضرین جلسہ کو پڑھکر سنائی اور انعقاد انجمن کے فوائد و رپورٹ سالانہ بھی پڑھی اور حاضرین کے لئے میوہ جات و مٹھائی میز و نیز چُنی ہوئی تھی تقسیم ہوئی اور ایک میز جسپر تحفہ مٹھائی و میوہ جات وغیرہ انگریزوں کے لئے چُنے ہوئے تھے خوب سجائی گئی تھی اس میز پر صاحبان انگریز خان بہادر منشی حکیم الدین خانصاحب خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران کھانیکے لئے بیٹھے تھے - اور بعد کھانیکے جناب مرزا

نتح محمد بیگ صاحب تحصیلدار نے سبکو مخاطب کرکے فرمایا کہ جو مغائرت اہل اسلام انگریزوں کے ساتھ کھانے پینے میں کرتے ہیں وہ دفع ہونی چاہئے جیسا کہ اسوقت ہوا ہے بعد انکے آتشبازی چھوڑی گئی +

جیسا کہ پہلے مشہور رہا کہ جناب خان بہادر سید احمد خان لودیانہ میں ۷ جنوری کو رونق افروز ہونگے سو اب بجائے ۷ کے ۲۲ کے آنیکی خبر ہے اور صاحب موصوف کی خیر مقدم کے لئے یہاں بڑی خوشی کے ساتھ چندہ جمع ہو رہا ہے +

سُنا جاتا ہے کہ چندہ مذکور کے برخلاف ایک عذر چندہ بسرپرستی جناب منشی حکیم الدین خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر جمع ہونے لگا ہے مگر اسکی اصلیت معلوم نہیں ہے کوئی کہتا ہے کہ مدرسہ اسلامیہ یتیم ہوگا بعض کچھ اور ہی کہتے ہیں +

اشتہار

محکمہ سرہند نہر ڈویزن سوم

(نیلام)

(۱)   (۳)

واسطے اطلاع خاص و عام کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ بتاریخ دہم فروری ۱۸۹۴ء اشیاء مفصلۂ ذیل بمقام روپڑ ضلع انبالہ نیلام کری جاویگی روپیہ نقد لیا جاویگا جس کسی کو خریداری اشیاء کی مطلوب ہو تاریخ مقررہ بالا پر بمقام روپڑ حاضر ہو کر بولی دے اور خریدے +

لوہا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کُل ۸۰ من فی ڈھیری ایک سو من کی علیحدہ علیحدہ نیلام ہوگی	پُرانی شہتیری ریل کی ۱۱۳۵ عدد فی ڈھیری ایکسو شہتیری علیحدہ علیحدہ نیلام ہوگی
پُرانی قینچیں لکڑی کے ٹپوں کی ڈاٹوں کی - اور دیگر متفرقات لکڑی -	پُرانے اوزار - ترکھان - لوہار جڑائی والے - اور پلیٹ لیئر وغیرہ وغیرہ کھان وغیرہ کھودنے کے نیلام ہونگے -

دستخط

ای جی رڈ صاحب اگزکٹو انجنیر سرہند نہر ڈویزن سوم ۴ ماہ جنوری ۱۸۹۴ء

رسید زر

جناب منشی سلطان احمد صاحب از بارچہ [illegible]
جناب عبید اللہ خانصاحب از جگروتہ [illegible]
جناب لالہ جگو اندا س صاحب از انبالہ [illegible]
جناب منشی ہرنام چند صاحب از جیپور [illegible]
جناب پادری ایس مارٹن صاحب از سیالکوٹ [illegible]
جناب پادری ایف ایچ بیرنگ صاحب تا مارچ ۱۸۹۴ء [illegible]
جناب لالہ بالمکند صاحب از لوہارو [illegible]
جناب مسٹر جے آئی رو صاحب جج از دہلی [illegible]
جناب مولوی صفدر علی صاحب از ساگر [illegible]
جناب سردار متھیاک صاحب از دھرمسالہ [illegible]
جناب ڈاکٹر جے ہیچن صاحب از چمبہ تا مارچ ۱۸۹۴ء [illegible]
جناب مرزا محمد اسمعیل صاحب کلارک از لودیانہ [illegible]
جناب مولوی قدرت اللہ صاحب از امرتسر [illegible]
جناب پادری ٹی ایس کمبن صاحب از گڑھوال [illegible]
جناب منشی علم الدین صاحب از سیالکوٹ [illegible]
جناب پادری ڈبلیو راب صاحب از اجمیر [illegible]
جناب پادری سی ڈبلیو فورمن صاحب از لاہور [illegible]
جناب مسٹر ہاگ کمبلین از سہارنپور [illegible]
جناب پادری ڈبلیو باسٹن صاحب از انبالہ [illegible]
جناب پادری اے گارڈن صاحب انگور داسپور [illegible]
جناب منشی ٹھاکر رام صاحب از فیروزپور [illegible]
جناب پادری ڈی ہیرن صاحب از دہرہ دون [illegible]
جناب پادری ٹی پی ہیوز صاحب از پشاور [illegible]
جناب حافظ فتح محمد صاحب از فیروزپور [illegible]
معرفت جناب منشی حسام الدین صاحب از بمبئی [illegible]
جناب منشی ابراہیم خانصاحب افغان از بمبئی [illegible]
جناب سید نظام الدین صاحب از بمبئی [illegible]

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری وہیری صاحب کے اہتمام سے چھپا